حصّۂ نثر

۱

طلسمِ ہوش رُبا

محمد حسین جاہ

پیش درس

'داستان' قصہ کہانی کہنے کا ایک قدیم طرز ہے۔ آپ نے حاتم طائی، الہ دین، سند باد وغیرہ کی کہانیاں ضرور سنی ہوں گی بلکہ ان کہانیوں پر بنائی گئی فلمیں بھی دیکھی ہوں گی۔ یہ سب کہانیاں دراصل داستانیں ہیں۔ 'الف لیلہ' دنیا بھر میں مشہور ایک داستان ہے۔ الہ دین اور سند باد کی کہانیاں 'الف لیلہ' ہی میں شامل چھوٹی کہانیاں ہیں۔ قدیم زمانے میں کہانیاں سنانے کا یہ عام طریقہ تھا کہ ایک کہانی شروع کرتے اور اس میں دوسری بہت سی چھوٹی بڑی کہانیاں جوڑتے جاتے تھے۔ اس زمانے میں کہانیاں زبانی سنانے کا رواج تھا۔ اس طرح کہانی ایک لمبی داستان بن جاتی تھی۔

داستان گو ایک کہانی کو ایسے واقعے تک لاکر ادھورا چھوڑ دیتا کہ سننے والے بقیہ داستان سننے کے لیے بے تاب ہو جاتے تھے۔ داستان گو اگلی رات اسی کہانی کو دوسری کہانی سے جوڑ کر داستان کو آگے بڑھا دیتا تھا۔ اس طرح بے شمار واقعات اور بے شمار کرداروں پر مشتمل بہت سے مجموعے تیار ہو جاتے تھے جنھیں دفتر کہا جاتا ہے۔ 'طلسمِ ہوش رُبا' بھی ایک مزید طویل داستان 'داستان امیر حمزہ' کا ایک دفتر ہے۔ یہ دفتر ہزار ہزار صفحات کی آٹھ یا دس جلدوں پر مشتمل ہے۔ اس میں امیر حمزہ اپنے لشکر کے ساتھ 'ہزار شکل' کے بادشاہ لقا باختری سے مقابلے کے لیے نکلتے ہیں۔ لقا نے خدائی کا دعویٰ بھی کیا ہے اور طلسم کے سارے بادشاہ، جادوگر، دیو، پریاں اور دوسری مخلوقات اسے اپنا خدا مانتی ہیں۔ امیر حمزہ لقا کے تعاقب میں طلسم ہزار شکل تک پہنچتے ہیں لیکن لقا وہاں سے فرار ہو جاتا ہے۔ تب امیر حمزہ اپنے جاسوسوں کو اس کی خبر لانے کے لیے بھیجتے ہیں۔ لقا کو گلزارِ سلیمانی کے بادشاہ نے پناہ دی ہوئی ہے۔ امیر حمزہ کا لشکر گلزارِ سلیمانی کی طرف روانہ ہوتا ہے۔ اس کے بعد کا قصہ ذیل میں دیا جا رہا ہے۔

یہ اقتباس 'طلسمِ ہوش رُبا' جلد اوّل کے ابتدائی صفحات سے ماخوذ ہے۔ اس کے بغور مطالعے سے اُنیسویں صدی میں اُردو نثر کے بیانیہ اسلوب سے تعارف حاصل ہوتا ہے۔ جگہ جگہ پر نثر مقفّیٰ ہے جیسے یہ جملے :

خیمہ خرگاہ اُشتر و قاطروں پر بار ہوئے۔ / دلاور مسلح و مکمل ہو کر چلنے پر تیار ہوئے۔

حکم ربط و ضبط ملک، فوج کو اپنی دیا / در قلعہ بند کیا۔ وغیرہ

اکثر سطروں میں زیرِ اضافت والی ترکیبیں استعمال کی گئی ہیں : بہ ہمراہیِ لقا / خدمتِ امیرِ کشور گیر / گزارشِ خدمتِ سلطانِ عالی شان وغیرہ۔ ہم آج ایسی ترکیبیں اپنی گفتگو اور تحریر میں استعمال نہیں کرتے یا بہت کم کرتے ہیں۔

جان پہچان

طلسمِ ہوش رُبا کو واقعہ در واقعہ سنانے کا کام ۱۸۵۷ء سے پہلے رام پور میں شروع ہوا۔ اس کی ابتدا میر احمد علی نے کی۔ ان کے بعد دوسرے بہت سے داستان گویوں نے اسے عوام میں پیش کیا۔ اس تعلق سے احمد علی کے شاگرد امبا پرشاد کا نام لیا جاتا ہے۔ پھر احمد علی ہی کے بیٹے غلام رضا نے داستان سرائی کی روایت کو آگے بڑھایا۔ داستان کی روایت یہ رہی ہے کہ اسے سامعین کے سامنے سنایا جائے۔ پھر طباعت کی آسانی نے اسے قرأت کی روایت میں تبدیل کر دیا یعنی داستانیں کتابوں میں آگئیں۔ 'طلسمِ ہوش ربا' کی تمام جلدیں دو داستان گویوں کا کارنامہ ہے، ایک محمد حسین جاہؔ اور دوسرے احمد حسین قمرؔ۔ اس کی پہلی چار جلدیں جاہؔ نے اور بقیہ جلدیں قمرؔ نے سنائیں اور لکھیں۔ اصل داستان 'امیر حمزہ' کو جتنا سنا اور پڑھا گیا ہے، اُردو میں کوئی داستان اس مرتبے کو نہیں پہنچتی۔ افسوس کہ اس عظیم لسانی کارنامے کے مصنفوں کے حالات دنیا کے سامنے نہیں۔

راوی کہتا ہے کہ جب لقا ہزار شکل سے بھاگا تھا، حمزہ صاحب قِراں نے لشکرِ ظفر پیکر سے اپنے چار ہرکارے صبا دم، تیز رفتار لقا بے بقا کے ہمراہ روانہ فرمائے تھے کہ جس جگہ یہ مسکن گزیں ہو اور جو اسے پناہ دے، اُس بادشاہ کی حقیقت سے اور اُس ملک وسپاہ کی کیفیت سے حضرتِ قدر قدرتِ شاہنشاہی کو اطلاع دیں۔ وہ ہرکارے بہ ہمراہی لقا یہاں تک آئے تھے۔ انھوں نے بیانِ سپہ سالارانِ سلیمان، سب سنا اور حال فوج اور ملک کا سب دریافت کر کے خدمتِ امیر کشور گیر میں چلنے کا ارادہ کیا۔ القصہ قلعے سے نکل کر مانند صرصر کے روانہ ہوئے اور سلطانِ عالی شان سعد بن قباد کی خدمت میں آکر پہنچے۔ وہ اس قدر بہ تعجیلِ تمام آئے تھے کہ پپڑیاں ہونٹوں پر بندھی تھیں، کنپٹیاں لپکتی تھیں۔ انھوں نے آکر شہنشاہِ عالی جاہ کو مجرا کیا اور ہاتھ اٹھا کر دعا وثنائے شہریاری بجالائے اور یوں عرض کرتے تھے کہ اے بادشاہِ عالی تبار، نَصفت نشان، لقا کوہِ عقیق پہنچا اور وہاں سکونت ٹھہرائی ہے۔ بادشاہ نے وہاں کے، اعانت کرنے کا وعدہ کیا ہے۔ باقی اور جو احوال کہ ہرکاروں نے دیکھا تھا، وہ سب مَن وعَن مفصلاً گزارشِ خدمتِ سلطانِ عالی شان کیا۔ بادشاہ نے اپنے سپہ سالار حمزہ صاحب قِراں کی جانب دیکھا اور حکم دیا کہ پہلوانِ دوراں عادی کو بلاؤ اور پیش خیمہ طرف کوہِ عقیق کے روانہ کرو۔ حسبِ ارشاد پلٹنیں اور رسالے بہ کرّوفر، مرکَب ہائے تازی پر سوار، پیادے بے شمار کوچ کرنے لگے۔ بازاریں لشکر کی روانہ ہوئیں۔ خیمہ خرگاہ اُشتر وقاطروں پر بار ہوئے۔ دلاور مسلح ومکمل ہو کر چلنے پر تیار ہوئے۔ بادشاہ مع سردارانِ گرامی کے اور صاحب قِراں مع عیارانِ نامی کے، سوار ہو کر بہ رہبری اُسی طرف چل نکلے۔

قصہ کوتاہ، بعد کوچ ومقام وشام وپگاہ، لشکر نے قریبِ کوہِ عقیق ورود فرمایا۔ بارگاہِ فلک پائے گاہ نصب ہوئی، بازاریں لشکر میں کھل گئیں، پلٹنیں صحرائے پاکیزہ اور مقامِ عمدہ میں اترنے لگیں۔ داخلۂ لشکر سے مخالفوں کے ہوش مثلِ طائرِ پریدہ اُڑے۔ سلیمان نے آمدِ فوج کی خبر سن کر حکمِ ربط وضبطِ ملک، فوج کو اپنی دیا اور درِ قلعہ بند کیا۔ توپیں برنجی وآہنی ڈھلی ہوئی لگائیں، برج وبارے وکنگُرے وفصیلیں درست ہوئیں۔ الغرض یہاں تو یہ تیاری شروع ہوئی اور صاحب قِراں منتظرِ مقابلۂ عدو، سامنے قلعے کے فروکش ہوئے مگر بدیع الزّماں فرزندِ رشید حمزہ صاحب قِراں کو ہوائے خوش اور صحرائے سبزہ زار دیکھ کر شکار کھیلنے کی ہوس ہوئی، امیر سے اجازت چاہی۔ امیر خاموش ہو رہے۔ بدیع الزماں اپنی والدہ کے پاس گئے اور گزارش کی کہ آپ مجھے والدِ ماجد سے اجازت شکار کے لیے جانے کی لا دیں۔ ملکہ نے منظور کیا اور جب امیر بارگاہ میں ملکہ کی تشریف لائے، ملکہ نے شاہزادے کی سفارش کی۔ امیر نے بنا چاری رخصت دی مگر فرمایا کہ یہ صحرا تمام ساحرانِ جہاں کا مسکن ہے اس لیے میں اجازت نہیں دیتا تھا کہ شاہزادہ کسی آفت میں مبتلا نہ ہو لیکن تمھارے کہنے سے ایک روز کی اجازت دیتا ہوں کہ بعد ایک روز کے پھر آئیں، زیادہ عرصہ نہ لگائیں۔ بدیع الزماں نے ارشادِ صاحب قِراں قبول کیا اور سامان شکار کھیلنے کا، رات بھر درست ہوتا رہا۔ جس وقت صیادِ فلک مشرق سے سبزہ زارِ فلک پر صید افگنِ ثوابت وسیارگاں ہوا، وہ آفتابِ عالم تاب بہرِ شکار عازمِ میداں ہوا، شاہزادۂ عالی مقام با حشم وخدم، صحرا میں صید افگن تھا اور ہر طرف فضائے نزہتِ دشت وکوہ دیکھتا جاتا تھا، سامنے کچھار سے ایک آہو اٹکھیلیاں کرتا، طرارے بھرتا پیدا ہوا۔ بدیع الزماں اس کی رعنائی اور زیبائی دیکھ کر شیفتہ اور فریفتہ ہوا۔ سرداران کو اپنے حکم دیا کہ اس کو زندہ گرفتار کرو، خبردار جانے نہ دو۔ بہ مجردِ حکم ہمراہیوں نے حلقہ باندھ کر اُسے گھیرا مگر ہرن کنوتیاں بدل کر سر پر سے شاہزادے کے نکل کر چلا۔ بدیع الزماں نے اس کے پیچھے گھوڑا اٹھایا اور کئی کوس نکل آئے۔ سب ساتھی چھوٹ گئے اور یہ اکیلے رہے۔ اس وقت کہ جب ہرن پر دسترس نہ پہونچا اور وہ زندہ گرفتار نہ ہوا، فوراً ترکش سے تیرِ مارِ دہ مشت

بحرِکمان میں پیوستہ کر کے لگایا۔ تیر اس کے دوسار ہوا، وہ ہرن زمین پر گرا، شاہزادے نے مَرَکب سے کود کر اسے ذبح کیا۔ جیسے ہی وہ ہرن ہلاک ہوا، ایک صدائے مہیب پیدا ہوئی کہ اے فرزندِ حمزہ! تو نے بڑا غضب کیا کہ قتل کیا غزال کو۔ یہ سرحدِ طلسم ہوش رُبا ہے۔ یہاں سے بچ کر جانا اب دشوار ہے۔ شاہزادے نے دیکھا کہ تمام صحرا گرد و غبار سے تاریک ہے، آندھیوں کا طوفان برپا ہے۔ بعد لمحے کے شاہزادے پر بے ہوشی طاری ہوئی پھر جو آنکھ کھلی، اپنے کو قیدِ گراں میں پایا۔

یہاں امیّہ بن عَمرو نامدار عیّار جب شہزادے کی تلاش میں آیا، دشت کو تیرہ و تار پایا، قیامت کا آثار دیکھا۔ لاش بدیع الزماں کی خاک پر پڑی ہے، وہ چاندسی صورت خون میں بھری ہے۔ الغرض عیّار، شہزادے کی لاش سے لپٹ کر رونے لگا اور اپنا گریبان چاک کیا۔ خاک سر پر اڑاتا لاشے کو گھوڑے پر ڈال کر لشکرِ صاحب قِراں کی طرف چلا۔ راہ میں ہمراہی اور رفیق، شاہزادے کے ملے۔ انھیں جو یہ ماجرا غم انگیز نظر آیا، فرطِ الم سے کلیجا منہ کو آیا۔ روتے پیٹتے، خاک اڑاتے خدمتِ امیر میں آئے۔ جب اہلِ لشکر اور امیرِ نامور نے یہ سانحہ جاں گزا ملاحظہ فرمایا، بے تامل نالہ وشیون کیا۔ سارے لشکر اور محلاتِ عظمیٰ میں شورِ گریہ و بکا بلند تھا۔ ملکہ گردیہ بانو ماں شہزادے کی، پچھاڑیں کھاتی تھی۔ یہاں تو یہ شور و نوحہ وزاری برپا تھا مگر عمرو سے امیر نے فرمایا کہ جلد مرکب کو تیار کر کے لا کہ میں شہزادے کے قاتل کی تلاش میں جاؤں اور اسے قتل کر کے اُس کا بھی سر لاؤں۔ عمرو نے عرض کی کہ اے شہر یار، میں نے سنا ہے کہ شاہزادے کو کسی انسان نے نہیں شہید کیا ہے بلکہ صحرا تاریک ہو گیا، کچھ معلوم نہ ہوا سوائے اُس کے کہ یہ لاشۂ بے سر ملا۔ امیر نے فرمایا کہ واللہ اس میں کچھ اسرار ہے، اس حال سے آگاہ پروردگار ہے۔ بلاؤ فرزندانِ خواجہ بزرجمہر وزیرِ نوشیرواں کو۔ حسبِ ارشادِ امیر، فرزندانِ خواجہ بزرجمہر کو بلایا اور بارگاہ میں بہ اعزازِ تمام صدرِ عزّت پر بٹھایا، شاہزادے کا حال پوچھا۔ انھوں نے زائچہ کھینچ کر بعد خوض وغورِ بسیار سر اٹھا کر فرمایا کہ اے شہر یارِ ذی وقار! شہزادہ صحیح و سالم ہے مگر قیدِ شدید میں ساحروں کی گرفتار ہے اور جو یہ لاش آپ کے سامنے آئی ہے، ماش کے آٹے کی تصویر بنائی ہے۔ آپ اسمِ اعظم پڑھ کر پانی پر پھونکیے اور اس لاش پر چھڑک دیجیے، پھر قدرتِ خالق کا تماشا دیکھ لیجیے۔ امیر نے اسمِ اعظم پانی پر دم کر کے لاش پر چھڑکا، وہ لاش ماش کے آٹے کی نظر آئی۔ امیر نے گردن پئے سجدۂ باری جھکائی کہ شکر ہے تیرا کہ تو نے خبرِ حیاتِ فرزند سنائی۔ خواجہ زادوں کو خلعتِ فاخرہ دے کر رخصت فرمایا اور لاش کو پُھکوا دیا۔ لشکر میں شور و فریاد جو بلند تھا، موقوف ہوا۔ سب نے جانِ تازہ پائی، زندہ رہنے کی شاہزادے کے، خوشی منائی۔ امیر نے عمرو کو بلایا اور واسطے خبر گیریِ شاہزادۂ نامور کے مامور کیا۔ عَمرو نے عیاری سے اپنے جسم کو آراستہ کیا۔ زنبیل اور جالِ الیاسی اور گلیمِ عیاری اور کمندِ آصفی اور دیو جامہ وغیرہ کو سنبھالا اور سب تحفے اور تبرک ساتھ لیے۔

راوی کہتا ہے کہ زنبیل ایک کیسہ ہے کہ علاوہ اس دنیا کے، ایک عالم اُس میں بھی آباد ہے، جب چاہو گے اُس میں سے ہر چیز، جو مانگو گے، نکلے گی اور جو چاہو گے، وہ اُس میں رکھ لو گے۔ گلیمِ عیاری ایسی ہے کہ جب تم اُسے اوڑھ لو گے، تم سب کو دیکھو گے اور تمھیں کوئی نہ دیکھے گا اور جالِ الیاسی یہ صفت رکھتا ہے کہ اگر کروڑوں من کے وزن کی چیز ہو مگر جب تم جال پھینکو گے وہ سوا سیر کی ہو کر اُس میں آ جائے گی اور کمندِ آصفی کو پھینک کر جتنا کہو گے، گھٹ جائے گی اور بڑھنے کو کہو گے، بڑھ جائے گی اور کسی چیز سے وہ نہ کٹے گی، نہ ٹوٹے گی اور دیو جامہ جو پہنو گے، سات رنگ بدلے گا۔ کبھی سبز ہو جائے گا اور کبھی سرخ، کبھی زرد وغیرہ۔ انھی اشیا کو عمرو نے درست کر کے واسطے تلاش کرنے بدیع الزماں کے راستہ لیا اور بہ سرعتِ تمام صحرا کی طرف روانہ ہوا۔

معانی واشارات

- لقا – طلسمِ ہوش رُبا کا ایک جادوگر
- ہزار شکل – ایک قلعے کا نام
- کرّوفر – شان وشوکت
- صاحبِ قِراں – وہ شخص جس کی پیدائش کے وقت اچھے ستارے ایک بُرج میں ہوں۔
- لشکرِ ظفر پیکر – فاتح لشکر
- ہرکارے – ہرکارہ کی جمع، قاصد، خبررساں
- صبادم – ہوا کی رفتار رکھنے والا
- بے بقا – فنا ہونے والا
- مسکن گزیں ہونا – قیام کرنا، ٹھہرنا
- امیرِ کشور گیر – ملک پر قابض امیر
- صرصر – طوفانی ہوا
- بہ تعجیل – بہت جلدی میں
- مجرا – سلام
- شہریاری – بادشاہی
- عالی تبار – اونچے مرتبے والا
- نَصفت نشان – عدل وانصاف جس کا جھنڈا ہو
- مِن وعَن – جوں کا توں
- پیش خیمہ – وہ سامان جو فوج کی روانگی سے پہلے اگلی منزل کو بھیجا جاتا ہے۔
- رسالے – رسالہ کی جمع، فوجی دستے
- مَرکَب ہائے تازی – عربی گھوڑے
- خیمہ خرگاہ – ساز وسامان
- اُشتر – اونٹ
- قاطر – خچر
- عیارانِ نامی – نہایت مشہور دھوکے باز، چالاک، جاسوس
- پگاہ – صبح
- ورود – وارد ہونا، پہنچنا
- بارگاہِ فلک – آسمان جتنا بلند دربار
- طائرِ پریدہ – اُڑتا ہوا پرندہ
- برنجی – کانسے کی
- فروکش ہونا – قیام کرنا، ٹھہرنا
- ہوائے خوش – مزہ دینے والی ہوا، اچھی لگنے والی ہوا
- بنا چاری – نہ چاہتے ہوئے
- ساحرانِ جہاں – دنیا بھر کے جادوگر
- پھر آئیں – لوٹ آئیں
- صیدافگن – شکاری
- ثوابت وسیارگاں – غیر متحرک اور متحرک ستارے
- صیادِ فلک – آسمان کا شکاری مراد سورج
- سبزہ زارِ فلک – آسمان کا سبزہ زار
- صید افگن ثوابت وسیارگاں – ستاروں کا شکار کرنے والا
- آفتابِ عالم تاب – دنیا کو روشن کرنے والا سورج
- بہرِ شکار – شکار کے لیے
- عازمِ میداں ہونا – میدان کی طرف جانے کا ارادہ کرنا
- باحشم وخدم – نوکر چاکر کے ساتھ
- نزہتِ دشت وکوہ – جنگلوں پہاڑوں کی تازگی
- کچھار – دریا کا دلدلی جنگلی علاقہ
- شیفتہ – عاشق
- بہ مجردِ حکم – حکم کے مطابق
- کنوتیاں بدلنا – چوکنا ہونا، کان کھڑے کرنا
- کوس – دو میل کا فاصلہ
- تیرِ ماردہ مشت – دس مٹھی لمبے سانپ کے برابر تیر
- بحرِ کماں – ایک سرے سے دوسرے سرے تک کمان کی لمبائی
- دوسارہونا – آر پار ہونا

تیرہ و تار - گھپ اندھیرا
جاں گزا - جان کو تڑپا دینے والا
نالہ و شیون - چلا چلا کر رونا

خوض و غور - غور و خوض، سوچ بچار
گلیمِ عیاری - جادوئی کمبل

مشقی سرگرمیاں

* خاکے پر مبنی سرگرمیاں

۱۔ سبق سے موزوں لفظ تلاش کر کے شکلی خاکہ مکمل کیجیے۔

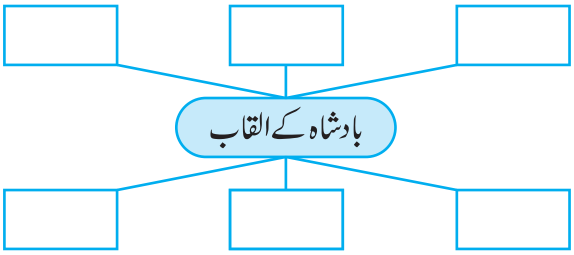

۲۔ سبق سے موزوں لفظ تلاش کر کے شکلی خاکہ مکمل کیجیے۔

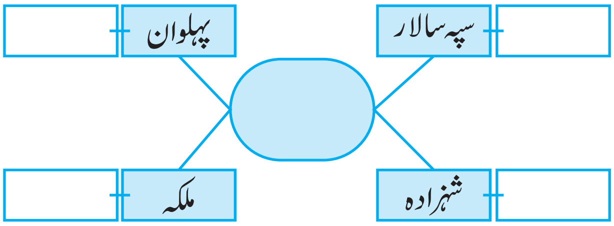

* ہدایات کے مطابق درج ذیل سرگرمیاں مکمل کیجیے۔

۱۔ ہزار شکل قلعے سے فرار ہونے والوں کے تعاقب میں روانہ کیے گئے ہرکاروں کو دی گئی ہدایات لکھیے۔

۲۔ امیرِ کشور گیر کی خدمت میں پہنچنے والے ہرکاروں کی حالت بیان کیجیے۔

۳۔ سپہ سالار صاحب قِران کی فراہم کردہ معلومات پر بادشاہ کا ردِ عمل بیان کیجیے۔

۴۔ کوہِ عقیق کے بادشاہ کی جنگی تیاریوں کو قلم بند کیجیے۔

۵۔ شہزادہ بدیع الزماں کی خواہش، اجازت ملنے کے مراحل اور بادشاہ کی تنبیہ ترتیب وار تحریر کیجیے۔

۶۔ شہزادہ بدیع الزماں کے شکار پر نکلنے کے وقت کی منظر کشی کیجیے۔

۷۔ عمرو نامدار عیار کے شہزادے کو تلاش کرنے اور اس کی لاش لے کر صاحب قِران تک پہنچنے کا منظر تحریر کیجیے۔

۸۔ خواجہ بزرجمہر کے زائچہ کھینچنے کے نتیجے کو قلم بند کیجیے۔

۹۔ زنبیل، جالِ الیاسی، گلیمِ عیاری، کمندِ آصفی اور دیو جامہ سے متعلق معلومات دیجیے۔

* درج ذیل گروہ سے متفرق جز کی شناخت کیجیے۔

۱۔ (الف) صبادم (ب) تیز رفتار
(ج) ہرکارے (د) صرصر

۲۔ (الف) مرکب (ب) پیادے
(ج) اُشتر (د) قاطر

۳۔ (الف) پلٹن (ب) رسالہ
(ج) پیادہ (د) لشکر

۴۔ (الف) آہو (ب) ہرن
(ج) غزال (د) گھوڑا

* صحیح متبادل تلاش کر کے لکھیے۔

۱۔ شہزادے کو شکار کھیلنے کی ہوس ہوئی ....
(الف) ہوائے خوش اور صحرائے سبزہ زار دیکھ کر
(ب) ساحرانِ جہاں کا مسکن دیکھ کر
(ج) فضائے نزہت دشت وکوہ دیکھ کر
(د) اٹکھیلیاں کرتا اور طرارے بھرتا آہو دیکھ کر

۲۔ یہاں سے بچ کر جانا اب دشوار ہے کیونکہ ....
(الف) تمام صحرا گرد و غبار سے تاریک ہے۔
(ب) آندھیوں کا طوفان برپا ہے۔
(ج) شہزادے پر بے ہوشی طاری ہے۔
(د) یہ سرحد طلسم ہوش رُبا ہے۔

۳۔ امیر نے شہزادے کا سانحہ جاں گزا ملاحظہ فرمایا تو عمرو سے کہا کہ ....

(الف) میں شہزادے کے قاتل کی تلاش میں جاؤں اور اسے قتل کر کے اس کا بھی سر لاؤں۔

(ب) اے شہریار! میں نے سنا ہے کہ شاہزادے کو کسی انسان نے نہیں شہید کیا ہے۔

(ج) واللہ! اس میں کچھ اسرار ہے ۔ اس حال سے آگاہ پروردگار ہے۔

(د) بلاؤ فرزندانِ خواجہ بزرجمہر وزیر نوشیرواں کو۔

✻ اسباب بیان کیجیے۔

۱۔ ہرن کے تعاقب میں شہزادے کا اکیلا رہ جانا۔

۲۔ بادشاہ کو شہزادے بدیع الزماں کے زندہ ہونے کی اُمید۔

✻ درج ذیل جملوں کی وضاحت کیجیے۔

۱۔ شہزادے کی خبر گیری کے لیے عمرو نے عیاری سے اپنے آپ کو جن چیزوں سے آراستہ کیا۔

۲۔ قصہ کوتاہ، بعد کوچ ومقام وشام وپگاہ، لشکر نے قریب کوہِ عقیق ورود فرمایا۔

۳۔ جس وقت صیادِ فلک مشرق سے سبزہ زارِ فلک پر صید افگنِ ثوابت وسیارگاں ہوا، وہ آفتاب عالم تاب بہرِ شکار عازمِ میداں ہوا۔

۴۔ جب ہرن پر دسترس نہ پہنچا اور وہ زندہ گرفتار نہ ہوا، فوراً ترکش سے تیرِ مارِ دَہ مشت بحرِ کمان میں پیوستہ کر کے لگایا۔ تیر اس کے دوسار ہوا۔

✻ ذیل میں دیے ہوئے موضوعات پر ذاتی رائے تحریر کیجیے۔

۱۔ شہزادے بدیع الزماں کی سرگرمیاں

۲۔ اُمیہ بن عمرو نامدار عیاّر کی امیر سے کی گئی عرض

۳۔ سحر، ساحر، زائچہ، پیشین گوئی، اسمِ اعظم

۴۔ کرامت اور سائنس

✻ ہدایات کے مطابق درج ذیل قواعدی سرگرمیاں مکمل کیجیے۔

۱۔ ذیل کے جملوں سے مفرد، مرکب اور مخلوط جملے شناخت کر کے لکھیے۔

- واللہ! اس میں کچھ اسرار ہے، اِس حال کا آگاہ پروردگار ہے۔
- انھی اشیا کو عمرو نے درست کر کے واسطے تلاش کرنے بدیع الزماں کے راستہ لیا۔
- وہ اِس قدر بہ تعجیلِ تمام آئے تھے کہ پڑیاں ہونٹوں پہ بندھی تھیں۔
- بدیع الزماں ہرن کی رعنائی اور زیبائی دیکھ کر شیفتہ اور فریفتہ ہوا۔

۲۔ منفی جملے میں تبدیل کیجیے۔

یہاں سے بچ کر جانا اب دشوار ہے۔

۳۔ مفرد جملے میں تبدیل کیجیے۔

لشکر میں شور وفریاد جو بلند تھا، موقوف ہوا۔

۴۔ تذکیر وتانیث کے الفاظ تلاش کر کے لکھیے۔

بدیع الزماں اپنی والدہ کے پاس گئے اور گزارش کی کہ آپ مجھے والد ماجد سے اجازت شکار کے لیے جانے کی لا دیں۔

۵۔ جمع کا لفظ تلاش کر کے لکھیے۔

یہ صحرا تمام ساحرانِ جہاں کا مسکن ہے۔

۶۔ خط کشیدہ لفظ کے لیے موزوں لفظ لکھیے۔

جس وقت صیادِ فلک مشرق سے سبزہ زارِ فلک پر صید افگنِ ثوابت وسیارگاں ہوا۔

۷۔ مرکب لفظ تلاش کر کے لکھیے۔

راہ میں ہمراہی اور رفیق، شہزادے کے ملے۔

✻ مندرجہ ذیل محاوروں کو اپنے جملوں میں استعمال کیجیے۔

ہوش اُڑنا ، کلیجا منہ کو آنا ، خاک اُڑانا

سرگرمی/منصوبہ :

۱۔ گل بکاؤلی کی داستان یا مثنوی تلاش کر کے پڑھیے۔

۲۔ اُردو کی قدیم داستانوں کے نام اور ان کے مصنّفین کے نام تلاش کر کے لکھیے۔